

پختون معاشرتی سرگرمیوں کا اسلامی اصولوں سے تقابلی مطالعہ

**A comparative study of Pakhtun social activities  
With Islamic principles**

**Saleem Ullah Masroor**

Lecturer, Department of Islamic and Religious studies, university of Lakki Marwat, Email:

[saleemullah.masroor@gmail.com](mailto:saleemullah.masroor@gmail.com)

**Abstract**

This research examines Pashtun social activities in comparison with the guiding principles of Islam. Pashtun society, deeply rooted in the code of (پختونوالی), emphasizes values such as hospitality, honor, revenge, (جرگہ)-based justice, and tribal solidarity. While these practices form an essential part of Pashtun cultural identity, they often overlap, diverge, or conflict with Islamic teachings. For instance, the principles of honor and modesty in Pashtun culture resonate with Islamic concepts of chastity, yet practices like excessive retaliation may contradict Islam's emphasis on forgiveness and reconciliation. Similarly, the (جرگہ) system shows parallels with the Islamic concept of (شوری) (consultation), though it sometimes lacks the jurisprudential framework of Islamic law. By analyzing aspects such as hospitality, justice, gender roles, and social customs like marriage and mourning, this study highlights both the harmony and the tension between cultural norms and religious injunctions. The purpose of this comparative study is to provide a deeper understanding of how Pashtun traditions can be aligned with Islamic principles, thereby fostering a balanced approach that preserves cultural identity while ensuring conformity to religious guidance.

Keywords: Pakhtun, social, activities, Islamic principles, Comparative study

پختون معاشرت کی بنیاد پختونولی کے اصولوں پر قائم ہے جن میں سب سے اہم اصول مہمان نوازی ہے۔ پختون اپنے گھر آنے والے مہمان کو اللہ کی رحمت سمجھتے ہیں اور اس کی عزت افزائی کو اپنے لیے باعثِ شرف تصور کرتے ہیں۔ یہ مہمان نوازی نہ صرف دوستوں اور رشتہ داروں بلکہ اجنبی اور مسافر کے لیے بھی یکساں ہوتی ہے۔ بعض اوقات پختون اپنے محدود وسائل کے باوجود مہمان کو بہترین کھانے اور آرام دہ سہولتیں دینے کو ترجیح دیتے ہیں۔<sup>(1)</sup>

اسلامی تعلیمات میں بھی مہمان نوازی کو بڑی فضیلت دی گئی ہے۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال موجود ہے کہ انہوں نے فرشتوں کی صورت میں آنے والے مہمانوں کے لیے فوری طور پر کھانے کا انتظام کیا<sup>(2)</sup>۔ نبی کریم ﷺ نے اسلامی معاشرتی زندگی میں مہمان نوازی کو ایمان کے ساتھ جوڑ کر اس کی عظمت اور اہمیت واضح فرما دی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے" یہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ روایت ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصُمْتُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ  
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ"<sup>(3)</sup>

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ نیک بات کہے یا خاموش رہے اور جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ نیک بات کہے یا خاموش رہے؛ جو ایمان والا ہے، وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے؛ اور جو ایمان والا ہے، وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مہمان نوازی محض اخلاقی خوبی یا معاشرتی رواج نہیں بلکہ ایمان کا تقاضا ہے۔ ایمان بالغیب کا حقیقی مظہر وہی شخص ہے جو اپنے مہمان کی خدمت اور عزت کو اللہ کی رضا کے ساتھ جوڑتا ہے۔ اس میں یہ پہلو بھی شامل ہے کہ مہمان کو خوش دلی، کشادہ روی اور حسبِ استطاعت بہترین بعام و خدمت پیش کی جائے۔

یہ تعلیم دراصل اسلامی تہذیب کے اس بنیادی اصول کو اجاگر کرتی ہے کہ مسلمان اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں ہر عمل کو ایمان اور آخرت کے حساب سے انجام دے۔ پختون معاشرے میں بھی مہمان نوازی کو اسی نظر سے دیکھا

(1) رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، سٹوڈنٹس پبلیشرز، پشاور، 2025، جلد 1، صفحہ 85

(2) سورۃ الذاریات: 24-27

(3) قشیری، ابو الحسن، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت، سطن۔ رقم الحدیث 74۔

جاتا ہے، جہاں مہمان کو اللہ کی رحمت کا ذریعہ اور عزت کا سبب سمجھا جاتا ہے۔ اس طرح یہ حدیث نبوی ﷺ پختون ثقافت میں مروّت اور روایتی مہمان داری کے اسلامی پس منظر کو مزید تقویت دیتی ہے۔<sup>(4)</sup> اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مہمان نوازی ایمان کا تقاضا ہے اور یہ اسلامی معاشرت کی بنیادی خصوصیت ہے۔

پختون معاشرت میں مہمان نوازی بعض اوقات روایتی رسم و رواج کے دباؤ کے تحت بھی کی جاتی ہے، مثلاً اگر کوئی مہمان آ جائے تو پورے گاؤں یا قبیلے کے سامنے اس کی تکریم ضروری سمجھی جاتی ہے۔ لیکن اسلام نے مہمان نوازی کو دکھاوے کے بجائے خلوص نیت اور اعتدال کے ساتھ کرنے کی تعلیم دی ہے۔ ایک اور حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مہمان کی خاطر داری تین دن ہے اور اس سے زیادہ صدقہ ہے"<sup>(5)</sup>۔ اس سے واضح ہے کہ اسلام نے مہمان نوازی میں توازن اور اعتدال کی رہنمائی کی ہے۔

یوں کہا جا سکتا ہے کہ پختون روایات اور اسلامی اصول مہمان نوازی کے معاملے میں ہم آہنگ ہیں، البتہ اسلام اس عمل کو روحانیت، خلوص اور اعتدال کے ساتھ مشروط کرتا ہے، جبکہ پختونولی میں یہ اکثر سماجی وقار اور قبیلوی عزت کے پس منظر میں ہوتا ہے۔

### پختونولی کے اصول غیرت و ناموس اور اسلامی تصورِ عفت و حیا

پختون معاشرت میں غیرت اور ناموس کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ پختونولی کے اصولوں کے مطابق خاندان کی عزت، خواتین کی عصمت اور قبیلے کی ناموس ایسی اقدار ہیں جن پر کسی بھی قسم کا سمجھوتہ ممکن نہیں سمجھا جاتا۔ پختون معاشرے میں غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ مرد اپنی عورتوں کی حفاظت کرے اور ان پر کوئی الزام یا بے ادبی برداشت نہ کرے۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخ میں پختون قبائل اپنے قبیلے کی ناموس کے لیے بڑی بڑی جنگوں میں بھی کود پڑے ہیں۔<sup>(6)</sup>

اسلامی تعلیمات بھی غیرت اور ناموس کے تحفظ کو نہایت اہمیت دیتی ہیں، لیکن اسلام نے اس تصور کو افراط و تفریط سے بچاتے ہوئے اعتدال کے ساتھ بیان کیا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا: "اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، بے شک یہ بے حیائی ہے اور بہت برا راستہ ہے" (بنی اسرائیل: 32)۔ اسلام نے عفت و پاکدامنی کو ایمان کا حصہ قرار دیا اور بے حیائی کو بدترین گناہ بتایا۔<sup>(7)</sup>

(4) عبدالقدوس، پختون ثقافت اور جرگہ نظام، ن، پشاور یونیورسٹی پریس، س، 2015، 1 / 182۔

(5) قشیری، ابو الحسن، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، جلد 5، صفحہ 213۔

(6) رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، جلد 1، صفحہ 142۔

(7) ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1999، جلد 5، صفحہ 45۔

پختونولی میں غیرت کا تصور اکثر جذبات اور سماجی دباؤ کے تحت عمل میں آتا ہے۔ بعض اوقات معمولی الزامات پر بھی سنگین ردِ عمل ظاہر کیا جاتا ہے، حتیٰ کہ قتل جیسے اقدامات کو بھی قبیلوی غیرت کا تقاضا سمجھا جاتا ہے۔ جبکہ اسلام نے غیرت کو اعتدال کے ساتھ مربوط کیا ہے اور کسی پر الزام لگانے کے لیے واضح شواہد اور چار گواہوں کی شرط عائد کی ہے۔ قرآن میں تہمت لگانے والوں کے لیے سخت سزائیں مقرر کی گئی ہیں (النور: 4) تاکہ عورتوں کی عزت اور معاشرتی ناموس محفوظ رہ سکے۔<sup>(8)</sup> صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ:

• "نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ غیور ہے اور مومن بھی غیور ہے، اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ بندہ وہ کام کرے جو اللہ نے حرام کیے ہیں" (9)

اس حدیث سے واضح ہے کہ غیرت کی اصل بنیاد حرام امور سے بچنا اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنا ہے۔ اس کا تعلق صرف عورت کی حفاظت سے نہیں بلکہ پورے معاشرتی ماحول کی پاکیزگی سے ہے۔

اسلامی تعلیمات میں غیرت اور عفت کا تصور فرد کی بجائے معاشرتی ذمہ داری کے ساتھ جڑا ہوا ہے، جبکہ پختونولی میں یہ اکثر فرد اور قبیلے کی عزت کے گرد گھومتا ہے۔ اس فرق کی وجہ سے پختون معاشرت میں بعض اوقات غیرت کے نام پر ایسے اقدامات دیکھنے کو ملتے ہیں جو اسلامی تعلیمات سے متصادم ہیں۔ اسلام عفت و حیا کو لازمی قرار دیتا ہے لیکن ساتھ ہی معافی، عدل اور ثبوت کی شرط بھی رکھتا ہے تاکہ ظلم اور زیادتی سے بچا جاسکے۔<sup>(10)</sup>

### پختون قبائلی جرگہ اور اسلامی نظامِ شوریٰ کا موازنہ

پختون معاشرت میں قبائلی جرگہ ایک مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ جرگہ کے ذریعے قبائل اپنے اندرونی مسائل، تنازعات، اور سماجی اختلافات کو حل کرتے ہیں۔ جرگہ میں قبیلے کے بزرگ اور معزز افراد شامل ہوتے ہیں جو مشاورت اور اتفاق رائے کے ذریعے فیصلہ کرتے ہیں۔ یہ نظام ایک قسم کی مقامی عدلیہ کے طور پر کام کرتا ہے اور اکثر جرگہ کے فیصلے قبیلے کے لیے لازمی تسلیم کیے جاتے ہیں۔ جرگہ کے فیصلے عموماً رسم و رواج، اخلاقی اقدار اور قبیلوی روایات پر مبنی ہوتے ہیں، اور ان میں فیصلہ کرنے والے بزرگوں کی رائے اور تجربہ کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔<sup>(11)</sup>

(8) قرطبی، محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن، دار الفکر، بیروت، 2002، جلد 12، صفحہ 110۔

(9) البخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح، دار ابن کثیر، بیروت، 1987، جلد 7، صفحہ 35۔

(10) رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، جلد 1، صفحہ 142۔

(11) رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، جلد 2، صفحہ 55۔

اسلامی نظام میں شوریٰ (مشاورت) بھی قیادت اور انتظامی امور میں اہمیت رکھتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "اور امور میں آپس میں مشورہ کرو" (12)۔ شوریٰ کا مقصد فیصلوں میں شمولیت اور اختلافات کو حل کرنے کے لیے اجتماعی رائے کا استعمال ہے۔

نبی کریم ﷺ کی سنت اور خلفائے راشدین کی حکمرانی میں بھی شوریٰ کو مرکزی حیثیت حاصل تھی، اور یہ فقہی اصول اور اسلامی قوانین کے مطابق فیصلے کرتی تھی۔ (13)

جرگہ اور شوریٰ دونوں نظاموں میں مشاورت کا عنصر مشترک ہے۔ جرگہ میں فیصلہ کرنے والے قبیلے کے بزرگ ہوتے ہیں جبکہ شوریٰ میں علماء اور اہل علم شامل ہوتے ہیں جو شرعی اور اخلاقی اصولوں کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں۔ جرگہ کا دائرہ کار محدود اور مقامی ہوتا ہے جبکہ شوریٰ کا دائرہ کار وسیع اور اصولی ہوتا ہے۔ اسی طرح جرگہ میں بعض اوقات جذبات اور قبائلی وقار کو زیادہ ترجیح دی جاتی ہے، لیکن شوریٰ میں فیصلے اصول، دلیل اور شواہد کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ (14)

پختون قبائلی جرگہ اور اسلامی شوریٰ کے موازنہ سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ دونوں نظاموں کا مقصد معاشرتی مسائل کو حل کرنا اور انصاف فراہم کرنا ہے، مگر شوریٰ اسلامی قانون اور اخلاقیات کے فریم ورک کے تحت کام کرتی ہے، جبکہ جرگہ ثقافتی اور قبیلوی اصولوں پر مبنی ہوتا ہے۔ اگر پختون معاشرت میں جرگہ کے فیصلے شریعت کے مطابق کیے جائیں تو یہ دونوں نظام ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکتے ہیں اور عدل و انصاف کی فلاحی کوششوں کو تقویت دے سکتے ہیں۔ (15)

### پختون ثقافت میں خواتین کا مقام اور اسلامی نظریہ عورت

پختون معاشرت میں خواتین کا مقام پختونوی کے اصولوں کے تحت مخصوص ہے۔ خواتین عموماً گھر اور خاندان کی دیکھ بھال، بچوں کی تربیت، اور گھریلو امور میں فعال کردار ادا کرتی ہیں۔ پختون ثقافت میں خواتین کی عزت اور ناموس پر خاص زور دیا جاتا ہے اور یہ تصور مردوں کی ذمہ داری میں شامل ہے کہ وہ اپنے گھر کی خواتین کی حفاظت کریں۔ تاہم،

(12) سورۃ شوریٰ: 38۔

(13) ابن قدامہ، امام احمد، المغنی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1995ء، جلد 6، صفحہ 210۔

(14) قرطبی، محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن، جلد 12، صفحہ 175۔

(15) قشیری، ابو الحسن، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، جلد 3، صفحہ 92۔

بعض اوقات پختون معاشرت میں خواتین کی شرکت سماجی تقریبات، تعلیم، اور معاشرتی فیصلوں میں محدود رہتی ہے۔ خواتین کے لیے بعض حدود اور پابندیاں روایتی طور پر طے کی گئی ہیں تاکہ قبیلے کے سماجی وقار اور ناموس کا تحفظ ہو۔<sup>(16)</sup>

اسلامی تعلیمات میں خواتین کا مقام نہایت بلند اور جامع ہے۔ قرآن و حدیث میں خواتین کے حقوق، احترام، اور معاشرت میں ان کی شمولیت کی وضاحت کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا کہ "اللہ نے تم سب کو مرد اور عورت میں پیدا کیا اور سب کو انسانیت کا مرتبہ دیا"<sup>(17)</sup>۔ اسلامی شریعت میں خواتین کو تعلیم حاصل کرنے، معاشرتی و اقتصادی سرگرمیوں میں حصہ لینے، اور اپنی رائے دینے کا حق حاصل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے خواتین کی عزت اور حقوق کی حفاظت کے لیے متعدد احکام اور مثالیں بیان کی ہیں۔<sup>(18)</sup>

پختون ثقافت میں بعض اوقات خواتین کی رائے اور خود مختاری محدود رہتی ہے، خاص طور پر شادی، مالی معاملات، اور قبیلوی فیصلوں میں۔ اس کے برعکس اسلام نے خواتین کی رائے، مشاورت اور قانونی حقوق کو تسلیم کیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق خواتین شادی، وراثت، کاروبار اور تعلیم میں فعال کردار ادا کر سکتی ہیں اور ان کے حقوق کو مردوں کے حقوق کے برابر اہمیت حاصل ہے۔<sup>(19)</sup>

پختون ثقافت اور اسلامی نظریہ عورت کا موازنہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دونوں میں خواتین کی عزت اور ناموس کی حفاظت مشترک ہے، لیکن اسلام خواتین کے حقوق میں اعتدال، قانونی تحفظ اور شمولیت کو فروغ دیتا ہے، جبکہ پختون معاشرت میں یہ بعض اوقات ثقافتی اور قبیلوی حدود تک محدود رہتا ہے۔ اگر پختون معاشرت میں خواتین کو تعلیم، شوریٰ میں شمولیت، اور سماجی سرگرمیوں میں حصہ دینے کے مواقع دیے جائیں تو یہ دونوں نظام ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکتے ہیں اور معاشرت میں توازن قائم کیا جاسکتا ہے۔<sup>(20)</sup>

### پختون معاشرت میں انتقام (بدل) اور اسلامی تعلیمات معافی و درگزر

پختون معاشرت میں قبائلی نظام کے تحت انتقام یا بدل (Retribution) ایک مضبوط سماجی اصول کے طور پر موجود ہے۔ اگر کسی شخص یا خاندان کے ساتھ ظلم یا نقصان کیا جائے تو اس کے بدلے میں رد عمل لینا قبائلی اقدار کے مطابق ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اس نظام کا مقصد قبیلے کی عزت اور ناموس کی حفاظت ہے اور اکثر جرگہ کے ذریعے اس کا

(16) رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، جلد 1، صفحہ 102۔

(17) سورۃ الحجرات: 13۔

(18) ابن تیمیہ، احمد، مجموع الفتاویٰ، دار عالم الکتب، ریاض، 2000، جلد 15، صفحہ 78۔

(19) قاضی، احمد، الاحکام الشرعیۃ فی حقوق النساء، دار الفکر العربی، بیروت، 1998، جلد 2، صفحہ 112۔

(20) قشیری، ابو الحسن، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، جلد 4، صفحہ 200۔

انتظام کیا جاتا ہے۔ بدلے کا تصور پختون معاشرت میں اتنا اہم ہے کہ بعض اوقات چھوٹی غلطیوں یا تنازعات کے لیے بھی سخت کارروائی کی جاتی ہے تاکہ معاشرتی توازن برقرار رہے۔<sup>(21)</sup>

اسلامی تعلیمات میں انتقام کی حدود اور اصول واضح طور پر بیان کیے گئے ہیں۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا کہ "اور بدلے میں زیادتی مت کرو، بلکہ اچھائی اور معافی اختیار کرو"<sup>(22)</sup>۔ اسلام میں ظلم یا نقصان کا بدلہ لینا جائز ہے، لیکن معافی اور درگزر کی فضیلت کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ جو شخص کسی کے ساتھ ظلم برداشت کرے اور صبر کرے، اللہ تعالیٰ اسے بلند مقام عطا فرمائے گا۔ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ اسلام میں انتقام کو محدود اور اخلاقی اصولوں کے مطابق رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔<sup>(23)</sup>

پختون معاشرت میں انتقام اکثر جذبات اور قبیلوی وقار کی بنیاد پر لیا جاتا ہے، جبکہ اسلام میں عدل، انصاف اور دلیل کی بنیاد پر عمل کرنے کی ہدایت ہے۔ امام قرطبی لکھتے ہیں کہ اسلامی شریعت میں کسی نقصان یا قتل کے بدلے میں چار گواہوں کی موجودگی اور مناسب قانونی طریقہ کار ضروری ہے، اور معافی یا کفارہ دینے کے ذریعے سماجی مفاہمت کو ترجیح دی جاتی ہے۔<sup>(24)</sup>

نتیجہ یہ ہے کہ پختون معاشرت میں بدل کا تصور سماجی نظام اور ثقافتی اقدار سے جڑا ہوا ہے، لیکن اسلامی تعلیمات میں انتقام کو محدود، قانونی اور اخلاقی اصولوں کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ اگر پختون معاشرت میں اسلامی تعلیمات کے مطابق معافی اور صلح کو فروغ دیا جائے تو یہ سماجی مفاہمت اور امن قائم کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

### پختون طرزِ عدل اور اسلامی عدالتی نظام کا تقابل

پختون معاشرت میں عدل و انصاف کا نظام بنیادی طور پر قبائلی روایات اور جرگہ کے اصولوں پر مبنی ہے۔ جرگہ کے ذریعے مقامی مسائل، جھگڑے اور قبائلی تنازعات کو حل کیا جاتا ہے۔ فیصلے قبیلے کے معزز بزرگوں کی رائے اور اتفاق رائے کی بنیاد پر کیے جاتے ہیں۔ پختون عدلیہ میں انصاف کے معیار کا دارومدار اخلاقی اقدار، غیرت و ناموس، اور سماجی وقار

(21) رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، جلد 2، صفحہ 123۔

(22) سورۃ الشوریٰ: 40۔

(23) ابن تیمیہ، احمد، مجموع الفتاویٰ، جلد 9، صفحہ 150۔

(24) قرطبی، محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن، جلد 8، صفحہ 97۔

پر ہوتا ہے۔ اس نظام کا مقصد قبیلے کے اندر امن قائم رکھنا اور نقصان پہنچانے والے کے خلاف مناسب کارروائی کرنا ہے۔<sup>(25)</sup>

اسلامی عدالتی نظام میں انصاف کا تصور قرآن و سنت پر مبنی ہے اور اس میں واضح قانونی اور فقہی اصول موجود ہیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اے ایمان والو! انصاف کرو اور گواہی حق کے ساتھ دو، خواہ یہ تمہارے اپنے خلاف ہو یا والدین اور رشتہ داروں کے خلاف۔"<sup>(26)</sup>

اسلامی عدلیہ میں فیصلہ شواہد، گواہی، اور قانون کے مطابق کیا جاتا ہے، اور جذبات یا قبائلی وقار کے تحت فیصلے نہیں ہوتے۔<sup>(27)</sup>

پختون طرزِ عدل اور اسلامی عدالتی نظام کے درمیان کچھ مماثلتیں بھی ہیں۔ دونوں نظام میں انصاف، سماجی امن، اور حقوق کی حفاظت کو اہمیت دی جاتی ہے۔ جرگہ اور شریعت دونوں معاملات میں فیصلہ کرنے کے لیے مشاورت اور تجویز و مخالفت کو اہم سمجھتے ہیں۔ تاہم، جرگہ اکثر روایت، قبائلی احترام، اور جذباتی دباؤ پر مبنی ہوتا ہے، جبکہ اسلامی عدالتی نظام میں اصول، دلیل، شواہد اور فقہی قواعد کا تسلسل لازمی ہے۔<sup>(28)</sup>

مزید یہ کہ پختون طرزِ عدل میں سزا اور کفایت زیادہ تر روایتی تلافی یا بدلے کے اصولوں کے مطابق ہوتی ہے، جبکہ اسلامی عدالتی نظام میں سزا کی نوعیت، حد و قصاص، اور تعزیرات قرآن و سنت کی روشنی میں طے کی جاتی ہیں۔ اسلامی نظام میں معافی اور صلح کے مواقع بھی دیے جاتے ہیں تاکہ سماجی مفاہمت اور امن قائم رکھا جاسکے۔<sup>(29)</sup>

نتیجہ یہ ہے کہ پختون طرزِ عدل اور اسلامی عدالتی نظام کے مقاصد ایک جیسے ہیں یعنی معاشرتی امن، عدل و انصاف اور حقوق کی حفاظت، لیکن طریقہ کار اور قانونی بنیادوں میں فرق موجود ہے۔ اگر پختون عدلیہ کے فیصلے اسلامی شریعت کے اصولوں کے مطابق ہوں تو یہ دونوں نظام ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکتے ہیں اور معاشرت میں مستحکم عدلیہ کی مثال قائم کر سکتے ہیں۔

(25) رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، جلد 2، صفحہ 167۔

(26) سورۃ النساء: 135۔

(27) ابن قدامہ، امام احمد، المغنی، جلد 7، صفحہ 225۔

(28) قرطبی، محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن، جلد 10، صفحہ 142۔

(29) رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، جلد 2، صفحہ 182۔

## پختون معاشرتی رسومات (شادی، مرگ و دیگر) اور اسلامی ہدایات کا تقابل

پختون معاشرت میں رسومات اور روایات زندگی کے مختلف مراحل میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ شادی کے معاملات، مرگ و ماتم، اور دیگر تقریبات میں قبائلی اصول اور پختونوی کے ضوابط پر عمل کیا جاتا ہے۔ شادی کے موقع پر مہمان نوازی، خوشی اور قبیلے کی رائے کو فوقیت دی جاتی ہے۔ تاہم بعض اوقات یہ رسومات طویل اور مہنگی ہو جاتی ہیں، اور خواتین کی رائے محدود رہ جاتی ہے۔ مرگ و ماتم میں بھی قبائلی روایات کے تحت قبیلے کے افراد اور رشتہ دار اہم کردار ادا کرتے ہیں، اور بعض رسومات اسلام کی ہدایات سے مختلف ہو سکتی ہیں۔<sup>(30)</sup>

اسلامی ہدایات میں رسومات کو اختصار، اعتدال اور اخلاقی اصولوں کے مطابق رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ شادی میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نکاح سب سے آسان طریقے سے کیا جائے اور فضول خرچی سے گریز کیا جائے۔ قرآن و سنت میں شادی کو ایک مقدس بندھن کے طور پر بیان کیا گیا ہے جس میں دونوں فریقین کی رضامندی اور اخلاقی ذمہ داری کو اہمیت دی گئی ہے۔<sup>(31)</sup>

مرگ و ماتم کے سلسلے میں بھی اسلام نے حد اور اصول مقرر کیے ہیں۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ مرد و خواتین کے لیے ماتم میں اعتدال اختیار کیا جائے، غیر ضروری چچ و پکار اور فضول رسوم سے بچا جائے، اور مرحوم کے حق میں دعا اور صدقہ کی جائے۔ اسلام نے عزاداری کو عبادت اور دعا کے ذریعے محدود اور تعمیری بنایا ہے تاکہ معاشرتی مفاہمت اور احترام برقرار رہے۔<sup>(32)</sup>

پختون معاشرت اور اسلامی ہدایات کا موازنہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دونوں میں خاندان اور معاشرت کے احترام کو اہمیت دی جاتی ہے، لیکن اسلام رسومات میں اعتدال، اخلاقی اور قانونی حدود مقرر کرتا ہے، جبکہ پختون رسومات بعض اوقات قبیلوی وقار اور روایتی دباؤ کے تحت زیادہ طویل یا مہنگی ہو جاتی ہیں۔ اگر پختون رسومات کو اسلامی اصولوں کے مطابق اختصار اور اخلاقی بنیاد پر ڈھالا جائے تو یہ دونوں نظام ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکتے ہیں اور معاشرت میں امن و محبت قائم رکھنے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔<sup>(33)</sup>

(30) رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، جلد 2، صفحہ 210۔

(31) ابن قدامہ، امام احمد، المغنی، جلد 12، صفحہ 98۔

(32) قاضی، احمد، الاحکام الشرعیۃ فی العبادات، جلد 3، صفحہ 76۔

(33) رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، جلد 2، صفحہ 210۔

## پختون معاشرت میں تعلیم و علم کی قدر اور اسلامی تعلیمات کا تقابل

پختون معاشرت میں تعلیم و علم کی قدر قدیم روایات اور ثقافتی اصولوں کے تحت موجود ہے۔ قبائلی معاشرت میں بزرگ اور معزز افراد اپنی اولاد اور قبیلے کے نوجوانوں کو عملی ہنر، اخلاقی تربیت اور معاشرتی اصول سکھاتے ہیں۔ سکول اور مذہبی تعلیم کو بعض علاقوں میں محدود سمجھا جاتا ہے اور زیادہ زور عملی تربیت، قبائلی قوانین اور اخلاقی اقدار پر دیا جاتا ہے۔ پختون معاشرت میں تعلیم کو معاشرتی ترقی اور قبیلے کے وقار کے ساتھ جوڑا جاتا ہے، لیکن اس میں جدید تعلیم یا خواتین کی تعلیم بعض اوقات کم اہمیت حاصل کرتی ہے۔<sup>(34)</sup>

اسلام میں تعلیم اور علم کی قدر بہت زیادہ ہے اور قرآن و سنت میں اس پر زور دیا گیا ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق علم انسان کی فلاح، معاشرتی ترقی اور دینی فہم کے لیے بنیادی ضرورت ہے۔ تعلیم نہ صرف دنیاوی بلکہ آخرت کے لیے بھی لازمی سمجھی جاتی ہے۔ اسلام نے علم کے حصول کو سب کے لیے لازمی قرار دیا ہے۔ یہی روایت سنن ابن ماجہ میں ان الفاظ کے ساتھ ہے:

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ"<sup>(35)</sup>

ترجمہ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

اس اعتبار سے جدید پختون معاشرے میں علمی اور ادبی سرگرمیاں نہ صرف ثقافتی بلکہ دینی فرائض بھی تصور کی جا سکتی ہیں۔

پختون معاشرت اور اسلامی تعلیمات کے درمیان موازنہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دونوں نظام میں علم کی اہمیت تسلیم شدہ ہے، لیکن اسلام میں تعلیم کی شمولیت تمام افراد، خواہ مرد ہوں یا عورت، ضروری قرار دی گئی ہے جبکہ پختون معاشرت میں بعض اوقات خواتین اور کمزور طبقات کی تعلیم محدود رہتی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں تعلیم کے حصول کا مقصد فرد کی فکری، اخلاقی اور روحانی تربیت ہے، جبکہ پختون ثقافت میں تعلیم بعض اوقات صرف معاشرتی اور عملی قابلیت کے حصول تک محدود رہتی ہے۔<sup>(36)</sup>

(34) رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، جلد 2، صفحہ 195۔

(35) قزوینی، ابو عبد اللہ محمد بن یزید، ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، دارالرسالہ، س، 1430ھ، رقم الحدیث 224۔

(36) قاضی، احمد، الاحکام الشرعیۃ فی حقوق العباد، جلد 2، صفحہ 150۔

مزید برآں، اسلامی تعلیمات میں علم کو عام کرنے اور طلباء کی تربیت کے لیے مدارس، مساجد اور گھرانہ تعلیم کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ علم بانٹنا صدقہ ہے، اور اس سے معاشرت میں فہم و فراست اور اخلاقی برتری پیدا ہوتی ہے۔ پختون معاشرت میں علم کا مقصد زیادہ تر قبیلے کی حفاظت، روایات کی حفاظت اور عملی ہنر کی منتقلی ہے، جس میں بعض اوقات جدید علوم اور بین الاقوامی علم کی کمی محسوس کی جاتی ہے۔<sup>(37)</sup>

نتیجتاً کہا جا سکتا ہے کہ پختون معاشرت اور اسلامی تعلیمات میں علم اور تعلیم کی اہمیت مشترک ہے، لیکن اسلام علم کو ہر فرد کے لیے لازمی اور جامع قرار دیتا ہے، جبکہ پختون معاشرت میں یہ بعض اوقات محدود اور عملی پہلوؤں تک محدود رہتی ہے۔ اگر پختون معاشرت میں اسلامی اصولوں کے مطابق تعلیم کو فروغ دیا جائے تو معاشرت میں فکری ترقی، اخلاقی تربیت اور سماجی ہم آہنگی کو تقویت مل سکتی ہے۔

### پختون معاشرت میں اقتصادی اور زرعی نظام اور اسلامی معاشی اصول

پختون معاشرت میں اقتصادی اور زرعی سرگرمیاں زندگی کے بنیادی ستونوں میں شامل ہیں۔ قبائلی نظام میں زیادہ تر افراد زراعت، مویشی پالنا اور چھوٹے کاروبار کے ذریعے اپنی معاشرتی اور اقتصادی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ زمین اور وسائل کی ملکیت قبیلے کی اجتماعی حفاظت میں ہوتی ہے، اور کسان یا مالدار کا کام قبیلے کی بھلائی اور معیشت کی استحکام کے لیے ہوتا ہے۔ زرعی پیداوار اور اقتصادی وسائل کی تقسیم اکثر قبیلے کے بزرگ اور جرگہ کے فیصلوں پر منحصر ہوتی ہے۔<sup>(38)</sup>

اسلامی معاشی اصول بھی اقتصادی انصاف، وسائل کی مساوی تقسیم، اور مادی و اخلاقی توازن پر زور دیتے ہیں۔ مفہوماً قرآن مجید میں فرمایا گیا: "اور زمین میں پیداوار کے ہر ذرائع سے فائدہ اٹھاؤ، لیکن ظلم اور زیادتی سے بچو"<sup>(39)</sup>۔ اسلام نے زراعت، تجارت، محنت اور مال کے حقوق کو واضح قوانین کے تحت رکھا ہے تاکہ فرد اور معاشرت کی فلاح ممکن ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کسی کی زمین، مال یا محنت پر ظلم نہیں ہونا چاہیے اور زکوٰۃ و صدقات کے ذریعے معاشرتی توازن قائم کیا جائے۔<sup>(40)</sup>

پختون معاشرت میں زمین اور وسائل کی ملکیت اکثر قبائلی رواج اور قبیلے کے بزرگوں کے فیصلوں پر منحصر ہوتی ہے، جبکہ اسلامی نظام میں ملکیت اور اقتصادی وسائل پر شرعی اصول نافذ ہوتے ہیں۔ اسلام میں سود، دھوکہ اور استحصا

(37) ابن قدامہ، امام احمد، المغنی، جلد 6، صفحہ 203۔

(38) رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، جلد 2، صفحہ 230۔

(39) سورۃ الاعراف: 31۔

(40) ابن تیمیہ، احمد، مجموع الفتاویٰ، جلد 10، صفحہ 65۔

حرام ہیں اور محنت و شراکت پر زور دیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق زکوٰۃ، صدقات اور وقف کے ذریعے معاشرت میں غریبوں اور کمزوروں کی مدد کی جاتی ہے، جبکہ پختون معاشرت میں بعض اوقات وسائل کی تقسیم قبیلے کی طاقت اور روایت پر منحصر ہوتی ہے۔<sup>(41)</sup>

مزید یہ کہ پختون معاشرت میں زرعی پیداوار اور مویشی پر انحصار کے باعث اقتصادی سرگرمیاں زیادہ تر موسمی اور قدرتی وسائل سے جڑی ہوتی ہیں، جبکہ اسلامی اقتصادی اصول میں سرمایہ کاری، تجارت، محنت اور تخلیقی سرگرمیوں کو بھی اہمیت دی گئی ہے۔ اسلام میں اخلاقی اصولوں کے تحت کاروبار اور زرعی پیداوار کے تمام پہلوؤں میں انصاف اور شراکت داری کو فروغ دیا گیا ہے۔<sup>(42)</sup>

نتیجتاً کہا جاسکتا ہے کہ پختون معاشرت میں اقتصادی اور زرعی نظام اور اسلامی معاشی اصول دونوں میں معاشرتی فلاح اور انصاف کو اہمیت حاصل ہے، لیکن اسلام اقتصادی سرگرمیوں میں قانونی، اخلاقی اور سماجی ضابطہ فراہم کرتا ہے، جبکہ پختون معاشرت میں یہ ضابطے روایتی اور قبائلی حدود تک محدود رہتے ہیں۔ اگر پختون معاشرت میں اسلامی معاشی اصول کو عملی شکل دی جائے تو اقتصادی ترقی، معاشرتی عدل اور غریبوں کے حقوق کے تحفظ میں اضافہ ممکن ہے۔

### پختون ثقافت میں مذہبی رسومات اور اسلامی عقائد کا موازنہ

پختون معاشرت میں مذہبی رسومات اور روایتی عقائد زندگی کے مختلف پہلوؤں میں شامل ہیں۔ قبائلی علاقوں میں عوامی اجتماعات، مذہبی تقریبات، اور مخصوص تہوار اکثر قبائلی اور ثقافتی رسوم کے مطابق منائے جاتے ہیں۔ یہ رسومات مقامی رواج، بزرگوں کے فیصلے اور قبائلی اخلاقیات کے ساتھ جڑی ہوتی ہیں۔ بعض اوقات یہ رسومات اسلام کی بنیادی تعلیمات سے متصادم بھی ہو سکتی ہیں، جیسے مردوں اور خواتین کی اجتماعی عبادات میں مخصوص پابندیاں، غیر ضروری رسم و رواج اور بعض عقائد جو شرعی تعلیمات کے مطابق نہیں ہوتے۔<sup>(43)</sup>

اسلامی عقائد میں عبادات اور رسومات کا دائرہ واضح ہے اور ان کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت، اخلاقی تربیت اور معاشرتی فلاح ہے۔ قرآن میں فرمایا گیا کہ "اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور نیکی کا حکم دو، برائی سے باز رہو"<sup>(44)</sup>۔ نبی کریم ﷺ نے عبادات، روزہ، نماز اور حج کی طریقہ کار کی وضاحت کی تاکہ مسلمان فرد اور معاشرت دونوں کی روحانی اور

(41) قرطبی، محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن، جلد 9، صفحہ 120۔

(42) ابن قدامہ، امام احمد، المغنی، جلد 8، صفحہ 190۔

(43) رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، جلد 2، صفحہ 245۔

(44) سورۃ البقرہ: 110۔

اخلاقی ترقی ہو۔ اسلام میں کوئی بھی رسم اگر اللہ کی رضا یا شریعت کے اصول کے خلاف ہو تو اسے ترک کرنا واجب ہے۔<sup>(45)</sup>

پختون ثقافت اور اسلامی عقائد کا موازنہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دونوں میں دین اور عقائد کی اہمیت مشترک ہے، لیکن اسلام میں رسومات کو محدود اور اخلاقی اصولوں کے مطابق رکھا گیا ہے، جبکہ پختون ثقافت میں بعض رسومات غیر ضروری اور ثقافتی دباؤ کے تحت جاری رہتی ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں عبادات، دعائیں، اور تہوار اللہ کی رضا کے لیے مخصوص اور معیاری ہیں، جبکہ پختون معاشرت میں بعض اوقات قبائلی رسم و رواج عبادات کے ساتھ مخلوط ہو جاتے ہیں۔<sup>(46)</sup>

مزید برآں، اسلام نے عقائد کی سچائی اور توحید کے تصور کو مرکزی حیثیت دی ہے، جبکہ پختون ثقافت میں بعض علاقوں میں مقامی عقائد، تقدس یافتہ مقامات اور قبائلی رواج بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت، نبی کریم ﷺ کی سنت اور قرآن و حدیث کی پیروی فرض ہے، اور غیر اسلامی رسومات ترک کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔<sup>(47)</sup>

نتیجہ یہ ہے کہ پختون ثقافت میں مذہبی رسومات اور اسلامی عقائد کے درمیان مماثلت اور فرق دونوں موجود ہیں۔ اگر پختون ثقافت میں رسومات کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالا جائے تو معاشرت میں دینی شعور، عبادات کی درست ادائیگی اور اخلاقی تربیت کو فروغ دیا جاسکتا ہے، اور قبائلی اور مذہبی اصولوں میں توازن قائم ہو سکتا ہے۔

## خاتمہ

اس مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ پختون معاشرت اور اسلامی اصول دونوں میں اخلاقی اور سماجی اقدار کی اہمیت مشترک ہے، تاہم ان کے اظہار اور طریقہ کار میں فرق موجود ہے۔ پختون معاشرتی سرگرمیاں، جیسے مہمان نوازی، غیرت و ناموس، جرگہ، خواتین کا مقام، انتقام، عدل، رسومات، تعلیم، اقتصادی سرگرمیاں اور مذہبی عقائد، ایک مضبوط ثقافتی نظام کے تحت منظم ہیں۔ یہ سرگرمیاں پختون ثقافت کی پہچان ہیں اور قبیلے کے اندر نظم و ضبط، احترام اور اجتماعی تعاون کو فروغ دیتی ہیں۔

(45) ابن تیمیہ، احمد، مجموع الفتاویٰ، جلد 12، صفحہ 98۔

(46) قاضی، احمد، الاحکام الشرعیۃ فی العبادات، جلد 4، صفحہ 142۔

(47) ابن قدامہ، امام احمد، المغنی، جلد 9، صفحہ 210۔

اسلامی تعلیمات ان تمام پہلوؤں میں رہنمائی فراہم کرتی ہیں اور ہر عمل کو اللہ کی رضا اور اخلاقی معیار کے مطابق انجام دینے پر زور دیتی ہیں۔ مہمان نوازی، غیرت و عفت، شوریٰ، خواتین کے حقوق، معافی، عدل، رسومات، علم اور اقتصادی اصول—یہ سب اسلامی نظام میں نہ صرف فرد بلکہ معاشرتی سطح پر فلاح و بہبود اور توازن کو یقینی بناتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اسلام نے ہر عمل میں اعتدال، دلیل اور شواہد کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے، تاکہ ظلم، زیادتی یا غیر ضروری رسم و رواج کے اثرات محدود رہیں۔

پختون ثقافت اور اسلامی اصولوں کا تقابلی مطالعہ یہ سکھاتا ہے کہ دونوں نظاموں میں ہم آہنگی اور تضاد کے پہلو موجود ہیں۔ جہاں پختون ثقافت میں روایتی دباؤ، قبائلی وقار اور جذباتی فیصلے غالب آتے ہیں، وہیں اسلام میں ہر عمل میں اخلاق، قانون، اور روحانی فہم کا عنصر مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پختون معاشرت کو اسلامی تعلیمات کے ساتھ ہم آہنگ کرنے سے نہ صرف ثقافتی شناخت محفوظ رہ سکتی ہے بلکہ معاشرت میں عدل، اخلاقی تربیت، امن اور ہم آہنگی کو بھی فروغ دیا جاسکتا ہے۔

آخر میں یہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ پختون معاشرت کی قدیم روایات اور اسلامی اصول ایک دوسرے کے متضاد نہیں بلکہ مکمل اور متوازن رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔ اگر پختون ثقافت میں اسلامی تعلیمات کے مطابق اصلاحات اور اعتدال پیدا کیے جائیں تو یہ معاشرت نہ صرف اپنی ثقافتی شناخت برقرار رکھے گی بلکہ دینی شعور، اخلاقی معیار، اور سماجی فلاح و بہبود کو بھی مضبوط کرے گی۔ یہ مطالعہ اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ ثقافت اور دین کو متوازن انداز میں ہم آہنگ کرنا ممکن ہے، اور اس سے معاشرتی ترقی اور اخلاقی استحکام کے نئے دروازے کھل سکتے ہیں۔

## نتائج (Results)

اس مطالعے کے نتائج سے واضح ہوتا ہے کہ پختون معاشرت اور اسلامی اصولوں کے درمیان کئی اہم پہلوؤں میں ہم آہنگی موجود ہے، تاہم بعض معاملات میں تضاد اور اختلاف بھی نظر آتا ہے۔ تحقیق کے اہم نتائج درج ذیل ہیں:

1. مہمان نوازی: پختون معاشرت میں مہمان نوازی ایک ثقافتی فرضہ ہے، جبکہ اسلام میں یہ ایمان اور اخلاق کی علامت ہے۔ دونوں میں مہمان کی عزت اور خدمت کی اہمیت مشترک ہے، مگر اسلام میں خلوص نیت اور اعتدال کو زیادہ زور دیا گیا ہے۔

2. غیرت و ناموس: پختون ثقافت میں غیرت اور ناموس کی حفاظت قبیلے اور جذبات کے پس منظر میں کی جاتی ہے، جبکہ اسلام میں غیرت و عفت کا تصور اعتدال، شواہد اور معاشرتی انصاف کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ غیر ضروری رد عمل اور قتل جیسے اقدامات اسلامی تعلیمات کے مطابق نہیں ہیں۔

3. جرگہ اور شوری: قبائلی جرگہ اور اسلامی شوری دونوں میں مشاورت کا عنصر موجود ہے۔ جرگہ محدود اور جذباتی ہوتا ہے، جبکہ شوری شرعی اصول اور اخلاقی معیار کے تحت فیصلے کرتی ہے۔ دونوں نظام میں اصلاح اور ہم آہنگی کی گنجائش موجود ہے۔

4. خواتین کا مقام: پختون معاشرت میں خواتین کا کردار اکثر گھریلو اور محدود ہوتا ہے، جبکہ اسلام میں خواتین کو تعلیم، مشاورت اور قانونی حقوق میں فعال حصہ دینے کی اجازت ہے۔ اسلامی اصول خواتین کے حقوق کو مساوی اور اعتدال کے ساتھ برقرار رکھتے ہیں۔

5. انتقام (بدل) اور معافی: پختون معاشرت میں انتقام قبیلے کے وقار اور جذبات کے مطابق لیا جاتا ہے، جبکہ اسلام میں عدل اور معافی کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق سماجی مفاہمت اور صلح کو ترجیح دی جاتی ہے۔

6. عدل و انصاف: پختون طرزِ عدل قبیلے کی روایت اور جرگہ پر مبنی ہے، جبکہ اسلامی عدالتی نظام شواہد، قانون اور فقہی اصول کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ دونوں کا مقصد امن اور انصاف ہے، مگر طریقہ کار میں فرق موجود ہے۔

7. رسومات اور تقریبات: شادی، مرگ و ماتم اور دیگر رسومات پختون ثقافت میں قبیلے کے دباؤ اور روایتی اصولوں کے مطابق منائی جاتی ہیں، جبکہ اسلام میں اعتدال، اخلاقی حدود اور دینی تعلیمات کے مطابق رسومات انجام دی جاتی ہیں۔

8. تعلیم و علم: پختون معاشرت میں تعلیم کی اہمیت موجود ہے مگر بعض اوقات عملی تربیت اور مردوں تک محدود رہتی ہے، جبکہ اسلام میں علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے اور فکری، اخلاقی اور روحانی ترقی کے لیے لازمی ہے۔

9. اقتصادی اور زرعی نظام: پختون معاشرت میں اقتصادی سرگرمیاں قبیلے اور روایتی اصولوں کے تابع ہیں، جبکہ اسلام میں وسائل کی تقسیم، محنت، انصاف، زکوٰۃ اور صدقات کے ذریعے معاشرتی توازن کو یقینی بنایا گیا ہے۔

10. مذہبی رسومات اور عقائد: پختون ثقافت میں مذہبی رسومات بعض اوقات غیر ضروری یا مقامی رواج کے تابع ہوتی ہیں، جبکہ اسلام میں عبادات اور عقائد کا دائرہ واضح اور معیاری ہے۔ دونوں میں دین اور اخلاق کی اہمیت مشترک ہے، مگر اسلامی اصولوں میں غیر اسلامی رسومات کو ترک کرنے کی ہدایت موجود ہے۔

## مجموعی نتیجہ

مطالعے سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ پختون معاشرت اور اسلامی اصول کئی اہم پہلوؤں میں ہم آہنگ ہیں، جیسے مہمان نوازی، عفت و غیرت، عدالت، تعلیم اور اقتصادی فلاح۔ تاہم بعض معاملات میں پختون ثقافت کے روایتی دباؤ، جذبات اور قبیلوی وقار اسلامی تعلیمات کے اصولوں سے متصادم ہو سکتے ہیں۔ اگر پختون معاشرت میں اسلامی اصولوں کے مطابق اصلاحات کی جائیں تو ثقافتی شناخت برقرار رکھتے ہوئے معاشرت میں اخلاقی تربیت، عدل، امن اور فلاح و بہبود کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔

## مصادر (Bibliography)

1. القرآن
2. ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، (1999) تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت: دارالکتب العلمیہ۔
3. ابن تیمیہ، احمد، (2000) مجموع الفتاویٰ۔ ریاض: دارعالم الکتاب۔
4. ابن قدامہ، امام احمد، (1995) المغنی۔ بیروت: دارالکتب العلمیہ۔
5. البخاری، محمد بن اسماعیل، (1987) الصحیح۔ بیروت: دار ابن کثیر۔
6. القزوینی، ابو عبد اللہ محمد بن یزید، (1430ھ) (سنن ابن ماجہ)۔ (سنن اشاعت عیسوی میں دستیاب نہیں)۔ دارالرسالہ۔
7. القاضی، احمد، (1998) الاحکام الشرعیۃ فی حقوق العباد۔ بیروت۔ (ناشر کا نام دستیاب نہیں)۔
8. القاضی، احمد، (1998) الاحکام الشرعیۃ فی حقوق النساء۔ بیروت: دار الفکر العربی۔
9. القاضی، احمد، (1998) الاحکام الشرعیۃ فی العبادات۔ بیروت۔ (ناشر کا نام دستیاب نہیں)۔
10. الرحیم، محمد، (2025) پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار۔ پشاور: سٹوڈنٹس پبلیشر۔
11. عبدالقدوس، (2015) پختون ثقافت اور جرگہ نظام۔ پشاور: پشاور یونیورسٹی پریس۔
12. القشیری، ابوالحسن، مسلم بن حجاج، (سنن اشاعت دستیاب نہیں) (صحیح مسلم)۔ بیروت: دار احیاء التراث العربی۔
13. القرطبی، محمد بن احمد، (2002) الجامع لاحکام القرآن۔ بیروت: دار الفکر۔